تصویر: کمود موہن

جیمی آزبورن، نئی دہلی میں ایک کانفرنس کے دوران مالنی چھب سے باتیں کرتے ہوئے، جو اپنی آواز کو قابل سماعت بنانے کے لیئے کمپیوٹر کا استعمال کرتی ہیں۔

جیمی آزبورن

معذوروں کیلئے ڈیزائن سازی

متن اور تصاویر: کمود موہن

کیلی فورنیا میں سان فرانسسکو بلدیاتی نقل وحمل ایجنسی کے ڈرائنٹ منصوبہ ساز اور رسائی پذیری رابطہ کار جیمی آزبورن کا کہنا ہے کہ ''معمولی تبدیلیوں سے بھی معذور افراد کی زندگیوں میں بڑے انقلابات آسکتے ہیں۔'' آزبورن کا کہنا ہے کہ ''معمر شہریوں اور معذور افراد تک رسائی فراہم کرنا راکٹ سائنس نہیں مگر کسی بھی منصوبہ کے آغاز سے ان معاملات پر غور کرتے رہنا لازمی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ منصوبہ بندی کے ہی مرحلے سے ان امور میں معمر شہریوں اور معذور افراد کو شامل کرنا چاہئے کیونکہ بعد میں کی جانے والی تبدیلیاں مہنگی ہوجاتی ہیں اور زیادہ اثر انگیز نہیں ہوتیں۔''

نئی دہلی میں ایک حالیہ کانفرنس میں آزبورن نے بتایا کہ سان فرانسسکو میں بہ آسانی استعمال کرنے کے لائق گزرگاہیں کس طرح بنائی جاتی ہیں۔ انہوں نے اس کا بھی ذکر چھیڑا کہ کسی مہمان کی نگاہ میں ہندوستان میں کس طرح کی رکاوٹیں پائی جاتی ہیں۔ ایک رضا کار تنظیم 'سوایم'، وزارت نقل وحمل، حکومت دہلی اور ہندوستانی وزارت صحت کے زیر اہتمام منعقدہ اس کانفرنس میں انہوں نے بتایا کہ لائق برداشت حل کبھی باہر سے تلاش کر کے نہیں لایا جا سکتا بلکہ مقامی آبادی کی مخصوص ضرورت کو دھیان میں رکھ کر اسے تلاش کیا جانا چاہئے۔

آزبورن نے کہا کہ آٹو رکشا گاڑیاں سائز میں چھوٹے ہوتے ہیں، ان کی گھومنے اور موڑ کاٹنے کی اہلیت زیادہ ہوتی ہے، ان کو بسوں، ریلوے اسٹیشنوں اور میٹرو ریل نظام جیسے عوامی ذرائع نقل وحمل تک پہنچنے کیلئے فیڈر سروس کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آٹو رکشا گاڑیوں میں جہاں سے داخل ہوتے ہیں وہاں کوئی بیلٹ یا پٹی لگادی جائے تو یہ گاڑیاں اور بھی محفوظ ہوجائیں گی۔

انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں دہلی میٹرو کا پہلا مرحلہ معمر شہریوں اور معذور افراد کیلئے حیرت انگیز حد تک کامیاب ہوا ہے۔ اس مرحلے میں تمام اسٹیشنوں پر لفٹ سے اور وہیل چیئر کے ذریعہ گیٹ تک پہنچنے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ٹرین کے ٹھہرنے کے مقامات کے بارے میں سننے کے لائق اعلانات کئے جاتے ہیں۔ بصری اعلانات کا بھی انتظام ہے۔ میٹرو نظام کے بارے میں بھی اعلانات آتے رہتے ہیں۔ بصارت سے محروم لوگوں کیلئے لمسی رہنما راستے بھی بنائے گئے ہیں۔ دنیا بھر میں کچھ ہی نظام ان سہولتوں کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

تاہم میں اس سے فکر مند ہوں کہ بعض میٹرو اسٹیشنوں کے آس پاس کے لوگوں کو اسٹیشنوں سے مربوط کرنے کا طریقہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ جو فٹ پاتھ بنائی گئی ہے وہ پیدل چلنے کے لائق نہیں ہے۔ راہ گیروں کی گزرگاہ خطرناک ہے۔ یہ تمام چیزیں کسی بھی شخص کو قریبی میٹرو اسٹیشن آنے جانے سے روکتی ہیں۔

ہندوستان سے آزبورن کا تعلق ۶ سال قبل شروع ہوا۔ برکلے یونیورسٹی، کیلی فورنیا کی ساعت سے محروم ایک طالبہ میشل فرائنڈز نے انہیں ہندوستان بلایا۔ فرائنڈز اس بات کی تحقیق کیلئے ہندوستان میں تھیں کہ ساعت سے محروم نوجوان یہاں اپنے مستقبل کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔ وہ میڈیکل انتھروپولوجی میں پی ایچ ڈی کر رہی تھیں اور اسی سلسلے میں ہندوستان آئی تھیں۔ آزبورن نے بالآخر میشل فرائنڈز سے شادی کر لی اور زیادہ وقت ہندوستان میں گزارنے لگے۔ اس وقت بھی وہ اپنی توسیعی تعطیلات یہاں گزار رہے ہیں اور ہندوستان میں ذرائع نقل وحمل کے جال، بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی اور عوامی شرکت کا آزادانہ مطالعہ کر رہے ہیں۔

آزبورن نے ۱۹۹۰ کی دہائی کے وسط میں بیچلر آف الیکٹرک انجینئرنگ کی ڈگری لی اور جارجیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی سے بایو انجینئرنگ کورس میں بھی سند حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ ''میں چاہتا ہوں کہ اپنے کام سے سماج کو براہ راست فائدہ پہنچاؤں۔ میں اپنے علم کو صرف تجارتی فائدہ کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہتا، میں صرف دوسروں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ مصنوعات استعمال کرنے کی طرف راغب نہیں کرنا چاہتا۔'' گریجویشن کے بعد وہ کیلی فورنیا کے برکلے میں قابل رسائی ٹکنالوجی کے مرکز میں بازآبادکاری انجینئر بن گئے۔

بازآبادکاری انجینئرنگ کا تعلق خصوصی ضرورتوں اور اہلیتوں کی بنیاد پر عوام کیلئے تکنیکی حل نکالنے سے ہے۔ ''مثال کے طور پر ایک نوجوان عورت ایسی تھی جو اپنے پیروں کو خفیف سی حرکت دے سکتی تھی۔ اس کے لئے میں نے مطابقت کے واسطے اوپر نیچے، دائیں بائیں کرنے کے لائق اور دباؤ کے معاملے میں انتہائی ذکی الحس سوئچ بنائی۔ اس سوئچ کے ذریعہ اور دوسری تکنالوجی کی مدد سے وہ کمپیوٹر پر تعلیمی گیمز کھیلنے اور اپنے افراد خانہ کے ساتھ ترسیل خیال کی اہل ہو گئی۔ میں نے وہیل چیئر استعمال کرنے والے ایک محروم ساعت شخص کیلئے ارتعاش انگیز ٹائمر بنایا کیونکہ اسے دوا کھانے اور اپنی پوزیشن بدلنے کیلئے یاددہانی کی ضرورت پڑتی تھی۔''

ہندوستان میں ۱۰ ملین لوگ معذور ہیں اور ان میں سے ہر ۵ میں صرف ایک شخص کو مددگار آلہ جات وایجادات تک رسائی حاصل ہے۔ کیا آزبورن کی ایجادات سستے اور ہندوستانی معذورین کیلئے خاطر خواہ حد تک معاون اور کارآمد ہوسکتی ہیں؟

آزبورن کا کہنا ہے کہ ''میری ایجادات وآلات ایک خاص ماحول میں کام کرنے کیلئے مناسب ہیں۔ وہ دوسرے ماحول یا ثقافت میں ہمیشہ مددگار نہیں ہوسکتے۔ اس کے علاوہ اب تکنالوجی کے فروغ کی وجہ سے بہت سے نئے آلات وایجادات دستیاب ہیں۔ ہندوستان میں اہل بازآبادکار انجینئروں اور تعمیراتی کرنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کے بازآبادکار انجینئر موثر حل نکالنے میں کامیاب ہوں گے۔''

آزبورن نے یہ بات محسوس کی کہ ہندوستان نے تکنالوجی اور بنیادی ڈھانچے کی فراہمی میں کافی اچھی پیش قدمی کر لی ہے۔ آزبورن کا کہنا ہے کہ ''ہندوستان میں شاہراہیں اور بڑی سڑکیں راہ گیروں کی ضرورت کو دھیان میں رکھتے ہوئے تعمیر نہیں کی جاتیں۔'' انہوں نے کہا کہ ''سب سے اچھی بات تو یہی ہوسکتی تھی کہ راہ گیروں کو بحفاظت سڑک پار کرنے کی سہولت دینے کیلئے سڑکوں کی چوڑائی کم رکھی جاتی۔ بڑی سڑکوں کا ڈیزائن تیار کرتے وقت اس کا دھیان رکھا جاتا کہ راہ گیروں کو سڑک پار کرنے میں آسانی ہو۔ اور بہتر ہوتا اگر سڑک پار کرنے کے لئے زیر زمین یا خودکار زینوں سے لیس اوپری راستے بنائے جاتے۔''

کمود موہن، نئی دہلی میں مقیم فری لانس رائٹر اور فوٹو جرنلسٹ ہیں۔

نئی دہلی کے قطب مینار میں ۲۰۰۸ سے معذورین کو تمام سہولتیں دستیاب ہیں۔